باب : 10

خواب مشین

کیاجوناتھن کبھی گھرپہنچ پائےگا؟ وہ ایک صاف دل،دیانت دار لڑکا تھا جو کسی بھی قسم کا کا م کرنے میں عار محسوس نہیں کر ے گا۔ شاید اسے کسی جہاز کے عملے میں کوئی کا م مل جائے۔ ایک جزیرے میں بندرگا ہ اور جہاز تو یقینا ہوں گے ۔وہ اپنی سوچ میں ایسا ڈوبا تھا کہ اس دبلے پتلے آدمی کو دیکھ ہی نہ پایا جو ایک لحیم شحیم مشین کوایک بڑی گھوڑا گاڑی پر چڑھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے دلکش سرخ لباس اور ایک خاص طرز کا ہیٹ پہنا ہوا تھا جس کے فیتے میں ایک بڑا سا پراڑسا ہوا تھا۔ جوناتھن پر نظر پڑتے ہی اس نے آوازدی ،"ہائے، بچے،میری مدد کرو میں تمہیں پانچ کائن دوں گا۔"

"کا ئن ؟" جوناتھن نے تجسس سے دوہرایا ۔

"پیسے، نوٹ ، تمہیں چاہئیں یا نہیں؟"

"بالکل،"جوناتھن نے کہا،وہ اورکیا کرے اس کے ذہن میں کچھ نہ تھا۔ یہ جہاز کا کا م تو نہ تھا لیکن اسے اپنے گزارے کے لیے کچھ تو کمانا ہے۔ پھر، یہ آدمی تیز طراربھی معلوم ہوتا تھا۔ ہو سکتا ہے یہ کچھ رہنمائی کرسکے۔ بڑی زورآزمائی اوردھکم پیل کے بعد وہ اس بھاری بھرکم مشین کو چڑھانے میں کامیاب ہو گئے۔ اپنی پیشانی کو صاف کرتے ہوئے جوناتھن ہانپتے ہوئے اس شے کو دیکھنے لگا جس نے اسے بے حال کر دیا تھا۔ مشین خاصی بڑی تھی اور اس پر خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اوپر ایک بڑا سا سینگ تھا، بالکل ویسا جیسا جوناتھن نے ایک مرتبہ اپنے وہاں ہاتھ سے چلنے والے فونو گراف کے اوپر دیکھا تھا ۔

"اتنے خوبصورت رنگ،" جوناتھن بولا، اس کے پیچ در پیچ سرکتےہوئےنقش اسے چکرائے دیتے تھے۔" اوروہ اوپر بڑا سا سینگ کیا ہے؟"

"ادھر آ کے سامنے سے دیکھو!" جوناتھن گاڑی پر چڑھا اور خوبصورت سنہری لفظوں میںدرج تحریرکو پڑھنے لگا:" گولی گومپر خواب مشین ۔"

”خواب مشین؟“جوناتھن نے دہرایا۔” آپ کا مطلب ہے یہ خوابوں کو حقیقت بنا دیتی ہے؟“

”یہی تو بات ہے“، آدمی نے کہا۔ چالاکی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔اس نے ایک پیچ دار کیل کو گھما کرباہر نکالا اور مشین کے پیچھےسے ایک تختے کو ہٹایا۔ اس کے اندر ایک سادہ سےفونو گراف کی چیزیں نصب تھیں۔ ہاتھ سے گھومنے والے دستے کی جگہ اس میں ایک سپرنگ لگا ہوا تھا جسے چابی دے کر چلا یا جا تا تھا۔ ایک کل کو دبانے سے گردشی تختہ گھومنے لگا۔

”اس میں تو کچھ نہیں، وہی پرانا میو زک باکس ہے!“ جوناتھن نے صاف بات کی ۔

”تم کیا چاہتے ہو،“ آدمی بولا،” پرستان کی کوئی ملکہ؟“

”پتہ نہیں۔ میرا خیال تھا یہ کوئی پر اسرار سی چیز ہوگی۔ آخر، لوگوں کے خوابوں کو حقیقت بناتی ہے تو کوئی خاص بات تو ہونی چاہیے اس میں ۔“

آدمی کے چھوٹے سے چہرے پر طنزیہ ہنسی پھیل گئی اور وہ جوناتھن کو درشت نظروں سے دیکھنے لگا۔ ”الفاظ ، میرے کھوجی دوست،الفاظ ۔ کچھ خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے صرف الفاظ درکار ہوتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب آپ کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں تو آپ کو کبھی یہ علم نہیں ہوتا کہ اس کا خواب کس کے حصے میں آئے گا۔“

جوناتھن کو حیران پریشان دیکھ کر آدمی نے اپنی جیب میں سے ایک چھوٹا سا بزنس کا رڈ نکا لا۔ اس نے تیز گنگنی آواز میں رک رک کر اپنا تعارف کروایا ۔” ٹین سٹافل (2)نام ہے۔ پی ،ٹی ،ٹین سٹافل۔“ اسی دم اسے یہ احساس ہوا کہ اس نے جوناتھن کو غلط کارڈ دے دیا ہے جس پر”جی،گو مپر“ چھپا ہے۔ اس نے وہ کارڈ واپس چھین لیا۔” معذرت ، بیٹے یہ تو کل کا کارڈ ہے۔“

اپنے بٹوے کو ٹٹولتے ہوئے اس نے ذرا مختلف سائزاور رنگ کا ایک دوسرا کارڈ نکالا، اس پر آج کا نام تھا۔ پھر اس نے سنہری لفظوں والا ایک سٹکر نکا ل کر اپنے اصل نام پر چسپاں کر دیا۔ اب اس پر درج تھا، ”ڈاکٹر ٹین سٹافل خواب مشین ۔“

آدمی نے بڑی شائستگی سے اس کی وضاحت کی،” لوگوں کے اپنے اپنے خواب ہیں، ٹھیک ؟ انہیں کچھ پتہ نہیں کہ خوابوں کو حقیقت میں کس طرح بدلیں، ٹھیک؟ “ڈاکٹر ٹین سٹافل نے ہرمرتبہ’ ٹھیک؟‘ پر

اپنے سر کو ہلایا۔ جوناتھن بھی بے حسی سے اس کے ساتھ سر ہلانے لگا ۔

”تو آپ پیسے دیتے ہیں ،چابی کو دباتے ہیں، اور یہ پرانا باکس ایک معنی خیز ہدایت کو بار بار دہرانے لگتا ہے، ٹھیک ؟“ ٹین سٹافل نے پھر سر کو ہلایا اور جوناتھن نے معمولی سی حرکت کے ساتھ اس کی پیروی کی۔ ” پیغام ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے اور خواب دیکھنے والے اکثر لوگ ہمیشہ یہی سننا پسند کرتے ہیں، ٹھیک ؟“

”پیغام کیا ہوتاہے، ٹین سٹافل صاحب؟ “جوناتھن نےپوچھا، اچانک اسے احساس ہو ا اس کا سرہولے ہولےاوپر نیچے حر کت کر رہا ہے ۔

آدمی نےجوناتھن کی تصحیح کی،”پلیز!ڈاکٹرٹین سٹافل، جیساکہ میں‌بتا رہا تھا، خواب مشین لوگوں کو وہی کچھ سوچنے کے لیےکہتی ہے جو کچھ وہ چاہتے ہیں، اور … “آدمی نے ادھر ادھر دیکھا کہیں اس کی بات کوئی اور تو نہیں سن رہا ۔” پھر یہ خواب دیکھنے والوں کو بتاتی ہے کہ وہ کیا کریں ۔ بڑے موثر انداز میں، ٹھیک ؟“

”آپ کا مطلب ہے یہ انہیں ہپنا ٹائز کر دیتی ہے ؟“ جوناتھن نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے پوچھا ۔

”اوہ ، نہیں ، نہیں ، نہ ، نہ !“ آدمی نے اعتراض کیا ۔” یہ انہیں بتا تی ہے کہ وہ بھلے لوگ ہیں اور جو کچھ وہ چاہتے ہیں وہ ایک بڑی اچھی چیز ہے ۔ ٹھیک ؟ اتنی اچھی کہ انہیں اسکا مطالبہ ضرور کرنا چاہیے ، ٹھیک ؟“

”بس یہی کچھ ؟“ جوناتھن نے تعجب سے کہا ۔

”ہاں ، بس یہی ۔“

لمحہ بھر توقف کے بعد جوناتھن نے پوچھا،” تو یہ خواب دیکھنے والے کیا مطالبہ کر تے ہیں؟“

آدمی نے تیل کی کپی نکالی اوراندرگراریوں کو تیل دینے لگا۔ ”ہاں،اس کا زیادہ انحصار اس پر ہوتا ہے کہ میں اپنی مشین کہاں لگاتا ہوں۔عام طور پر میں اسے کسی فیکٹری کے سامنے لگاتا ہوں، جیسے یہ ہے ،بیسٹیاٹ بلڈرز۔“ اس نے انگوٹھے سے گلی کے پار ایک چوڑی دو منزلہ عمارت کی سمت اشارہ کیا۔” اور بعض اوقات پیلس آف لارڈز کے ساتھ لگاتا ہوں۔ یہاں لوگ ہمیشہ زیادہ پیسوں کی بات کرتے ہیں۔ تم جانتے ہو زیادہ پیسے اچھی بات ہے نا، کیونکہ قیمتیں ہمیشہ اوپر ہی اوپر جاتی ہیں اور لوگ ہمیشہ زیادہ پیسہ چاہتے ہیں ، ٹھیک ؟“

”میں نے بھی یہی کچھ سنا ہے،“ جوناتھن نے اپنی آنکھوں کو ہمدردی سے گھماتے ہوئے کہا ۔
” انہیں زیادہ پیسے مل جاتے ہیں؟“

آدمی نے کپی واپس باہر نکالی اورایک چیتھڑے سے اپنے ہاتھ صاف کرنے لگا۔” بعض کو مل جاتے ہیں پر یوں!“اس نے انگلیوں سےٹھینگا بناتےہوئے کہا۔” خواب دیکھنے والے پیلس پر ہلہ بول دیتے ہیں اورایسے قوانین کا مطالبہ کرتے ہیں جو فیکٹری کو تنخواہ اور مراعات میں تین گنا اضافہ کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔“

”کیسی مراعات ؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”جیسے تحفظ ۔ زیادہ تحفظ ایک اچھی چیز ہے نا ، ٹھیک؟ تو خواب دیکھنےوالوں نےایسے قوانین کا مطالبہ کیا جنھوں نےفیکٹریوں کو ان کے لیے انشورنس خریدنے پر مجبور کر دیا ۔ بیماری کے لیے انشورنس،بے روزگاری کے لیے انشورنس، موت کے لیے انشورنس، ٹھیک ؟“

”یہ تو بڑی اچھی بات ہے!“اس نےمڑ کرفیکٹری کی طرف دیکھا تو اسے احساس ہو ا کہ یہاں کوئی کا م وام ہوتا نظر نہیں آ رہا ۔ اس کا اڑا ہوا رنگ عمارت کی خستہ حالی کا پتہ دیتا تھا، اور گرد آلود شکستہ کھڑکیوں میں روشنی کی کوئی چمک نہ تھی ۔ آس پاس ٹوٹے ہوئے شیشوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے تھے۔

آدمی نے تیل دینا ختم کیا، تختہ اپنی جگہ پر رکھا اور پیچ دار کیل کو واپس اس کی جگہ پر فٹ کر دیا۔ چمکدار باکس پر رکھے چیتھڑے سے آخری مرتبہ ہاتھ صاف کرنے کے بعد وہ اچک کر گاڑی پر چڑھا اور ساز کو دیکھنے لگا۔ جوناتھن چھلانگ لگا کر نیچے اتر آیا اور آدمی سے مخاطب ہو کر اپنی بات دہرانے لگا۔” میں نے کہا وہ تو بہت خوش ہو گئے ہوں گے۔ میرا مطلب ہے اتنا پیسہ اور تحفظ لے کر۔ اور بہت احسان مندبھی ہو ں گے۔ انھوں نے تمہیں کوئی تمغہ دیا یا تمہاری کوئی دعوت کی ؟“

”ایسی کوئی بات نہیں ہوئی،“ ڈاکٹر ٹین سٹافل نے رکھائی سے کہا۔”میری کھال ادھیڑ کر رکھ دی انھوں نے۔ پچھلی رات اینٹوں، پتھروں سے اور جو کچھ بھی ان کے ہاتھ آیا، میری نازک مشین کو بس تبا ہ ہی کر دیا انھوں نے۔ تم جانتے ہو کل ان کی فیکٹری بند ہو گئی اور کارکنوں نے سارا الزام مجھ پردھر دیا۔“

”فیکٹری کیوں بند ہو گئی ؟“

”بات یہ ہے کہ فیکٹری اتنا کما ہی نہیں سکتی کہ کارکنوں کی تنخواہ میں اضافے اور مراعا ت کی ادائیگی کر سکے۔ اب انہیں نئے آلات واوزارلگانے پڑیں گےاورکچھ نئےکام کی کوشش کرنی ہو گی۔“

”لیکن پھر،“جوناتھن نے کہا،” اس کا مطلب تو یہ ہے کہ خواب حقیقت تو نہ بنا ۔ اگر فیکٹری بند ہوگئی تو کسی کو بھی تنخواہ نہ ملی ۔ اور نہ ہی تحفظ ملا کسی کو ۔ کسی کو بھی کچھ نہ ملا ! کیوں بھئی ۔ آپ تو ٹھگ ہوئے نا پھر ۔ آپ کہتے ہیں کہ خواب مشین ... “

”بس بچے! بس،خواب حقیقت تو بنے۔ میں نے کیا کہا تھا،“ آدمی نے اپنی بات کو آہستہ آہستہ زور دے کر کہا،” جب آپ کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں تو آپ کو کبھی یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ خواب کس کے حصے میں آئے گا ۔ ہوتا یہ ہے کہ جب بھی یہاں کورمپو کے جزیرے میں کوئی فیکٹری بند ہوتی ہے تو بالکل وہی خواب سمندر پار نائی (3)جزیرے میں حقیقت بن جاتا ہے۔ ابھی حال ہی میں وہاں ایک نئی فیکٹری کھلی ہے، بس ایک ہفتے کا سفر ہے یہاں سے۔ وہاں بہت سی نوکریاں ہیں، تحفظ ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو خواہ کچھ بھی ہو میری آمدنی کا ذریعہ میری مشین ہی رہے گی۔“

جوناتھن نائی والی خبر پر متفکر ہوا، اس نے سوچا یہاں ایک اور جزیرہ بھی ہے ۔ جو اس سے زیادہ خوشحال ہے۔” یہ نائی جزیرہ کدھر ہے؟“

”افق پردورمشرق میں۔ نائی میں بھی بالکل اسی طرح کی فیکٹری ہے ۔ جب یہاں فیکٹری کی لاگت بڑھتی ہے تو وہاں فیکٹریوں کے آرڈر بڑھ جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ زیادہ گاہک ہی زیادہ تنخواہ اور تحفظ کا بہترین راستہ ہیں۔ کورمپو میں کارکن گاہکوں سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ تمہیں پتہ ہے مفت میں تو کچھ نہیں ملتا۔ ہر چیز کی ایک لاگت ہوتی ہے۔“

ڈاکٹر ٹین سٹافل مشین کو رسیوں سے باندھتے ہوئے دبی دبی ہنسی ہنسنے لگا۔ اس نے جوناتھن کو کائن دیئے ،پھر چھلانگ لگا کر ڈرائیورکی سیٹ پر جا چڑھا اور راسیں ہلانے لگا۔ جوناتھن نے نوٹوں پر نظر ڈالی اور فوراً اسے یہ احساس ستانے لگا جلد ہی یہ بے قدر ہو جائیں گے۔ یہ وہی زر قانونی تھا جو اسے سرکاری بیورو برائے تخلیق زر کے سامنے جوڑے نے دکھا یا تھا ۔” ہائے ، ڈاکٹر ٹین سٹافل رکو!“

”ہاں؟“

”کیا آپ مجھے کسی اور قسم کی رقم دے سکتے ہیں؟میرا مطلب ہے ایسی چیز جو بے قدر ہونے والی نہ ہو؟“

”بھائی، یہ زر قانونی ہے۔ تمہیں یہی لینا پڑے گا۔ تمہار کیا خیال ہے اگرمیرا اختیا ر ہوتا تو میں اس نا کارہ چیز کو استعمال کرتا۔ جاؤ اسے جلدی خرچ کردو!“

آدمی نے اپنے گھوڑے کو ہانک لگائی اور روانہ ہو گیا ۔